رویائے صادقہ، انبیاء کے خواب اوران کی فضیلت واہمیت

ڈاکٹر نجمہ بانو☆

ڈاکٹر عبدالغنی شیخ☆☆

ڈاکٹر زین العابدین☆☆☆

Abstract

Roya' Sadiqah, AmbiyaakeKhwabaur un ki Fazeelatwa Ahmiyat Dr. Najma Bano, Dr. Abdul Ghani Shaikh, Dr. Zain-ul-Abidin Dream is the name of some state of perception or it is the name of seeing any scene orperson whilesleeping. The reality of dream is that Allah Almighty pours some beliefs similarly as He creates these beliefs in the heart of those who are awakening and for doing this sleeping or awakening is not a hurdle. He is the creator, owner and omnipotent. The literal meaning of' Al Roya' is 'to see' and its origin is 'Ra-e'. Al Roya' means dream so whatever the human being s see in state of sleeping or whatever he understands in his state of awakening, The word of 'Roya' is used for both of these states.

Surely dreams have some reality in them. Nature has bestowed the human beings with the best qualities of head and heart and to some extent these two powers have the knowledge and understanding of these dreams.

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج، خواتین یونیورسٹی، فیصل آباد۔

☆☆ ڈائریکٹر لسانیات، سندھ جامشورو یونیورسٹی۔

☆☆☆ اسسٹنٹ پروفیسر، سندھ جامشورو یونیورسٹی۔

رویائے صادقہ، انبیاء کے خواب اور ان کی فضیلت واہمیت

خواب نیند میں کسی منظر کو دیکھنے اور کسی شخص سے ہم کلام ہونے یا کسی کیفیت کے ادراک کا نام ہے۔لیکن یہ رؤیت بصر کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

خواب کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سوئے ہوئے شخص کے دل میں ایسے اعتقادات ڈال دیتا ہے، جیسے وہ جاگتے ہوؤں کے دلوں میں پیدا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ خالق و مالک ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔اس کیلئے نیند رکاوٹ ہے نہ جاگنا۔

لفظی مفہوم: الرویا کے معنی دیکھنا ہے اور اسکا مادہ ''رأی''

ابن سیدہ لسان العرب میں لکھتے ہیں:

''الرویة النّظر بالعین و القلب''

مفردات القرآن میں ہے:

''الرؤیا کے معنی خواب کے ہیں اور یہ ہمزہ کے ساتھ بروزن فعلی ہے اور کبھی ہمزہ کو حذف کر کے واؤ کے ساتھ الرویا کہہ دیتے ہیں۔(۲)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ہے:

جو کچھ انسان سوتے میں دیکھے اور جو حالت بیداری میں انسان کو بجھائی دے۔دونوں کے لئے یہ لفظ (رؤیا) استعمال ہوتا ہے۔(۳)

خواب کی قسمیں:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

الرّؤیا ثلاث : فبشری من الله ، وحدیث النفس وتخویف الشیطان .(۴)

روایت کے مطابق خواب کی تین قسمیں ہیں:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

نفس کا خیال۔

شیطان کا ڈرانا۔

اچھے خواب کی فضیلت:

احادیث نبوی ﷺ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ رؤیا صالحہ وصادقہ کو بھی دین میں فضیلت واہمیت حاصل ہے۔

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے:

((الرّؤیا الصّالحۃ من اللہ)) (۵)

نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔

حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے:

((الرّؤیاالصالحۃ جزء من ستۃ و اربعین جزأ من النبوّۃ))(۶)

اچھے خواب نبوت کے حصوں میں سے چھیالیسواں حصہ ہیں۔

قاضی محمد منصور پوری لکھتے ہیں:

چھیالیسواں حصہ کے معنی یہ نہیں کہ جسے سچے خواب نظر آتے ہیں وہ نبوت کے 1/46 حصہ کا مالک ہوتا ہے، بلکہ رؤیائے صادقہ کے مقابلہ میں صداقت نبوت کی برتری کا بیان ہے۔سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا آغاز بھی رؤیائے صالحہ سے ہوا تھا۔اور چھ سال کا زمانہ ایسا ہی تھا کہ رات کو آنحضور ﷺ جو خواب دیکھ لیتے وہی دن میں اعلانیہ ظہور میں آ جاتا۔

حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((من رأنی فقد رأی الحق))(۷)

جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا

حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں:

((عن النبی ﷺ قال من رأنی فی المنام، فقد رأنی فی الیقظۃ فانّ الشیطان لا یتمثل علی صورتی))(۸)

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آنخضرت ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے بیداری میں دیکھا، اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

علامہ سلیمان منصور پوری سچے خواب کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

سچا خواب وہ ہے جو روح پر عالم روحانی سے القا ہوا ہو، ایسے خواب مختصر، مسلسل موزوں ہوتے ہیں اور بیداری کے بعد بھی ان کی ایک خاص کیفیت قلب پر رہتی ہے۔(۹)

خواب کی تعبیر:

خواب کی کچھ نہ کچھ حقیقت ضرور ہوتی ہے، انسان کو قدرت کی جانب سے جو قوتیں، جو دماغ اور دل عطا ہوا ہے۔وہ کسی نہ کسی حد تک مدرک اور معبر ہے کبھی اسے قیاس سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کبھی غور وفکر سے، کبھی درک سے اور کبھی اجتہاد سے۔(۱۰)

انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی خواب کی تعبیر کا علم سکھایا گیا اور قرآن حکیم کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام کو خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمایا گیا۔ یہ صفت سید المرسلین حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس میں بدرجہ اتم موجود تھی۔

حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ بن جندب فرماتے ہیں کہ:

''آنحضور ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھتے کہ آج تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ (۱۱)

انبیاء کے خواب اور ان کی فضیلت:

قرآن کریم میں تین جلیل القدر پیغمبروں کے خوابوں کا ذکر ملتا ہے۔

ا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب:

آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل کو ذبح کر رہے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿یبنی انی أری فی المنام أنّی أذبحک فانظر ما ذا تری﴾ (۱۲)

میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے دیکھ رہا ہوں، اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ''فانظر ما ذا تری'' کہہ کر بیٹے کو آزادی رائے کی طرف توجہ دلائی۔ بیٹا جانتا ہے کہ باپ نبی اللہ ہے۔ اور نبی کا خواب وحی کی ہی ایک قسم ہوتا ہے۔ اس لئے جھٹ کہہ دیتا ہے۔

﴿آبت افعل ما تومر﴾ (۱۳)

باپ حکم خداوندی پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی گردن پر چھری چلاتا ہے اللہ کے حکم سے بیٹے کی جگہ مینڈھا آجاتا ہے اور اس کی قربانی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے خلیل کی یہ ادا اتنی پسند آئی ہے کہ تا قیامت اپنے خلیل اس کی شریک حیات اور بیٹے کی اطاعت و فرمانبرداری کو حج وعمرہ کا لازمی جزو قرار دے دیا۔

علامہ محمد حسین عرشی لکھتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ اپنی وحی بچہ کشی کا حکم ہرگز نہیں دیتا، اگر کسی خواب میں اس کے نیک بیٹے کو ذبح کرتے ہوئے دکھایا جائے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ یہ بچہ اُللہ تعالیٰ کی راہ میں ہمیشہ قربان ہوتا رہے گا۔ اسے اللہ کی رضامندی کے کاموں میں لگایا جائے۔ یہ ایک ایسی قربانی ہے جس سے بچہ ترقی کی اعلیٰ منازل پر پہنچتا اور دوسروں کو بھی پہنچاتا ہے۔ (۱۴)

مولانا معین واعظ الکاشفی الہروی لکھتے ہیں:

بیٹے کو ذبح کرانے کے حکم میں حکمت یہ تھی کہ ان کے دل کو غیر کی محبت سے خالی کرایا جائے۔(۱۵)

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب:

حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ چاند، سورج اور گیارہ ستاروں نے آپ کو سجدہ کیا آپ کے خواب کا تذکرہ قرآن نے یوں بیان کیا ہے:

﴿إنّی رأیت احد عشر کوکباً والشمس والقمر رأیتهم لی ساجدین﴾ (۱۶)

میں نے خواب میں گیارہ ستاروں اور چاند سورج کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کرر ہے ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے لخت جگر حضرت یوسف کو انھیں ملنے والے مرتبوں کی خبر دیتے ہیں کہ جس طرح خدا نے خواب میں تمہیں یہ فضیلت دکھائی اسی طرح وہ تمہیں بلند مرتبہ نبوت بھی عطا کرے گا اور تمہیں خواب کی تعبیر سکھا دے گا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دے گا یعنی نبوت جیسے کہ اس سے پہلے وہ ابراہیم خلیل اللہ کو حضرت اسحاق کو بھی عطا فرما چکا ہے جو تمھارے دادا اور پردادا تھے۔ اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے کہ نبوت کے کون لائق ہے۔(۱۷)

پھر آپ کے خواب کی تعبیر اسی وقت سامنے آئی جب آپ علیہ کے گیارہ بھائی اور والدین حضرت یوسف کے دربار میں حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

﴿وقال یابت هذا تاویل رویای من قبل قدجعلها ربّی حقا﴾(۱۸)

اور یوسف نے کہا ابا جان یہ میرے گزشتہ خواب کی تعبیر ہے، میرے رب نے اس کو سچا کر دکھایا۔

یہ وہ وقت تھا جب مصر کی حکومت آپ کے قبضے میں تھی، آپ نے اپنے بھائیوں، ماں باپ کو مصر بلایا اور انھیں تخت پر بٹھایا، آپ کے گیارہ بھائی، ماں باپ آپ کے سامنے سجدے میں گر پڑے۔ آپ نے فرمایا: ابا جی لیجئے! یہ میرے خواب کی تعبیر ظاہر ہوگئی ہے یہ ہیں گیارہ ستارے اور سورج چاند جو میرے سامنے سجدہ میں ہیں۔(۱۹)

حضرت محمد ﷺ کا خواب:

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿لقد صدق الله رسوله الرؤیا بالحق﴾(۲۰)

اس کے مطابق آپ نے خواب میں عمرے کے لوازمات اور ارکان کو انجام دیتے دیکھا اور جو عمرۃ القضاء کے موقع پر حرف بحرف سچ ثابت ہوا۔

مدینہ طیبہ میں رسول ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ صحابہ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے وہاں کچھ لوگوں کے سر منڈے ہوئے ہیں۔اور کچھ نے بال کتروالئے ہیں۔اسی حالت میں آپ ﷺ نے کعبہ کی کنجی لے لی اور بیت اللہ میں داخل ہو گئے اور عمرہ ادا کیا۔انبیاء کا خواب چونکہ وحی ہوتا ہے گو بظاہر اس خواب کے پورا ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی مگر آنحضرت ﷺ نے عمرہ کے لئے صحابہ کرام کو تیاری کا حکم دے دیا۔(۲۱)

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

> رؤیا میں جو وعدہ فرمایا گیا وہ غلط نہیں ہوا، بلکہ یہ ہوا کہ اس سال عمرہ کی راہ اچھی طرح ہموار کر دی گئی تا کہ آئندہ سال مسلمان آئیں تو انھیں کوئی خطرہ پیش نہ آئے۔''بالحق'' کا تعلق رؤیا سے ہے یعنی یہ رؤیا کوئی خواب پریشان کے قسم کی چیز نہیں بلکہ مبنی بر حقیقت رؤیا تھی۔(۲۲)

مولانا وحیدالدین خان اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

> حدیبیہ کا سفر رسول اللہ ﷺ کے ایک خواب پر ہی ہوا تھا۔آپ ﷺ نے مدینے میں خواب دیکھا کہ آپ ﷺ مکہ پہنچ کر عمرہ ادا فرمارہے ہیں۔اس خواب کو لوگوں نے خدا کی بشارت سمجھا اور مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے،مگر حدیبیہ میں قریش نے روکا اور بالآخر عمرہ ادا کئے بغیر لوگوں کو واپس آنا پڑا اس سے بعض لوگوں کو خیال ہوا کہ کیا پیغمبر کا خواب سچا نہ تھا؟۔(۲۳)

مگر یہ محض شبہ تھا کیونکہ خواب میں صراحت تو موجود نہ تھی کہ عمرہ اسی سال ہوگا۔چنانچہ معاہدہ کی شرائط کے مطابق اگلے سال ذوالقعدۃ ۷ھ میں عمرہ پورے امن وامان کے ساتھ ادا کیا گیا۔اس عمرہ کو اسلامی تاریخ میں عمرۃ القضاء کہا جاتا ہے۔(۲۴)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں:

> یہ آیت اس سوال کا جواب جو بار بار مسلمانوں کے دلوں میں کھٹک رہا تھا۔وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے خواب تو دیکھا تھا کہ آپ ﷺ مسجد الحرام میں داخل ہوئے ہیں۔اور بیت اللہ کا طواف کیا ہے۔پھر یہ کیا ہوا کہ ہم عمرہ کیے بغیر واپس جارہے ہیں۔اس کے جواب میں اگر چہ رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ خواب میں اسی سال عمرہ ہونے کی تصریح تو نہ تھی مگر اس کے باوجود کچھ نہ کچھ خلش دلوں میں باقی تھی۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے خود یہ وضاحت فرمائی کہ وہ خواب جو ہم نے دکھایا تھا وہ بالکل سچا تھا۔(۲۵)

اس کے ایک سال بعد یہ سچ ثابت ہو گیا تو سب نے جان لیا کہ یہ خواب مبنی بر حقیقت تھا۔

حواشی ومصادر

۱۔ ابن منظور، جمال الدین، لسان العرب، جلد نمبر۱۴، ایران: نشرادب الحوزہ، ۱۴۰۵ھ، ص۱۷۱۔

۲۔ راغب الاصفہانی، امام حسین بن احمد، المفردات القرآن، جلد نمبر۱، مکہ مکرمہ، مکتبہ نزار مصطفیٰ، ۱۴۱۸ھ، ص۴۲۹۔

۳۔ ظہور احمد اظہر، (مقالہ) مشمولہ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد نمبر۱۰، ص: ۴۰۰۔

۴۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، باب الرؤیا، باب الرؤیا ثلاث، ح۳۹۰۶، ص۵۵۹۔

۵۔ کتاب التعبیر، باب الرؤیا الصالحۃ جزء، ح۶۹۸۶، ص۱۲۰۵۔

۶۔ نفس المرجع جزء، ح۶۹۸۶، ص۱۲۰۵، ومنصور پوری، الجمال والکمال، ص۶۳۔

۷۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب التعبیر، باب من رأی النبی ﷺ فی المنام، ح۶۹۹۷، ص۱۲۰۷۔

۸۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابوعبداللہ، الامام، سنن ابن ماجہ، أبواب تعبیر الرؤیا، باب رؤیۃ النبی ﷺ فی المنام، ح۳۹۰۰، الریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء، ص:۵۵۸۔

۹۔ طاہر القادری، ڈاکٹر، سیرۃ الرسول ﷺ، جلد نمبر۱۰، لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۱ء، ص:۶۷۵۔

۱۰۔ سلطان احمد، مرزا، علوم القرآن، لاہور، قادریہ بکس سنت نگر، ۱۹۸۵ء، ص۲۹۹۔

۱۱۔ القشیری۔ مسلم بن حجاج، الامام، الجامع الصحیح، کتاب الرؤیا، باب فی کون الرؤیا ...... ح۵۹۱۲، ص۱۰۰۴۔

۱۲۔ الصافات:۱۰۲۔

۱۳۔ ایضاً۔

۱۴۔ عرشی، محمد حسین، علامہ، قرآن سے قرآن تک، لاہور: دوست ایسوسی ایٹس، ۱۹۹۸ء، ص:۱۲۳۔

۱۵۔ الہروی، معین واعظ، الکاشفی، معارج النبوت، جلد نمبر۱، لاہور، مکتبہ نبویہ، ۱۸۷۸ء، ص:۶۴۲۔

۱۶۔ یوسف:۴

۱۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ص:۴۳۹۔

۱۸۔ یوسف:۱۰۰۔

۱۹۔ قرطبی، محمد بن احمد، تفسیر القرطبی، جلد نمبر۹، قاہرہ: دارالکتب العربیہ، ۱۳۸۷ھ، ص:۳۵۷۔

۲۰۔ الفتح:۲۷۔

۲۱۔ پانی پتی، ثناء اللہ، تفسیر مظہری، جلد نمبر ۱۰، ص: ۳۴۲۔

۲۲۔ ابوالکلام آزاد، مولانا، ترجمان القرآن، جلد نمبر ۳، لاہور: اسلامی اکادمی، ۱۹۸۶ء، ص: ۳۸۸۔

۲۳۔ اصلاحی، تدبر قرآن، ص: ۴۶۸۔

۲۴۔ وحید الدین، مولانا، تذکیر القرآن، جلد نمبر ۲، کراچی: فضلی سنز لمیٹڈ، ۱۹۸۶ء، ص: ۶۰۷۔

۲۵۔ مودودی، تفہیم القرآن، ص: ۶۱۔